یہی شکل بین الاقوامی قانون میں آج بھی پائی جاتی ہے۔

اس کتاب کی افادیت کے پیشِ نظر اس کا جدید انگریزی میں ترجمہ جلد آنا چاہیے اور اسے ہر معروف کتب خانے کی زینت بننا چاہیے۔ (ڈاکٹر انیس احمد)

**نو آبادیاتی عہد میں مسلمانانِ جنوبی ایشیا کے سیاسی افکار کی جدید تشکیل: سرسیّد احمد خاں اور اقبال**، ڈاکٹر معین الدین عقیل۔ ناشر: اسلامک ریسرچ اکیڈمی، ڈی-۳۵، بلاک ۵، فیڈرل بی ایریا، کراچی۔ صفحات: ۶۸۔ قیمت: درج نہیں۔

ہندستان پر انگریزوں کے غلبے کے بعد ایک طرف تو بعض شخصیات کا ردِعمل سامنے آیا اور دوسری طرف مزاحمت کی متعدد تحریکیں اُٹھیں۔ افراد میں سرسیّد احمد خاں اور علامہ اقبال کا ردِعمل مختلف صورتوں میں نمایاں ہوا۔ ڈاکٹر معین الدین عقیل نے اپنی تازہ کتاب میں دونوں اکابر کے ردِعمل کی مختلف صورتوں کو بیان کیا ہے۔

مؤلف کہتے ہیں کہ نوآبادیاتی عہد میں ہندستان میں جن تصورات نے مسلمانوں میں ایک مستحکم شعور پیدا کرنے اور مسلم ملّت کو اپنے مقدر کو سنوارنے کے لیے ایک مؤثر کردار ادا کیا، سرسیّد اور اقبال کے خیالات ہیں جو اُنھوں نے اہم سیاسی مراحل میں قوم کے سامنے پیش کیے۔ سرسیّد مسلمانوں میں وہ پہلے شخص تھے جنھوں نے انڈین نیشنل کانگریس کے حقیقی مقاصد کو سمجھا اور واضح کیا کہ ہندو اور مسلمان ایک نہیں دو علیحدہ علیحدہ قومیں ہیں۔ انھوں نے مسلمانوں کو کانگریس سے دُور رہنے کی تلقین کی۔ پھر مسلمانوں کے تقلیدی اور فرسودہ و جامد خیالات کو حرکت و عمل سے بدلنے کی کوشش کی، اور اس کے لیے انھوں نے جدید تعلیم کو مفید اور مؤثر خیال کیا۔

علامہ اقبال نے مغرب کو اور اس کی لائی ہوئی جدید تعلیم کو نسبتاً زیادہ عمیق نظروں سے دیکھا اور ہندستانیوں کو اس کے دُوررس اثرات سے آگاہ کیا۔ اُن کے نزدیک مسلمانوں کے اصل امراض: بے عملی، محکومی اور وطن پرستی تھے۔ حرکت، تبدیلی اور ذہنی انقلاب کے ذریعے ان امراض کو دُور کیا جاسکتا تھا۔

کتاب کے آخر میں سرسیّد احمد خاں کا وہ معروف خطبہ شامل ہے، جس میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ کانگریس میں مسلمان بحیثیت قوم شامل نہیں ہیں۔ اسی طرح اقبال کا خطبۂ الٰہ آباد بھی منسلک ہے جس میں اقبال نے ایک آزاد اسلامی مملکت کے قیام کا عندیہ دیا تھا۔ اس ٹھوس علمی مقالے کے آخر میں